هو المعین

هو القادر

دبدبۂ سکندری

مدیر
فضل حسن صابری

نائب مدیر
صابر حسن قادری

بفیض روحانی تاج الاصفیا رئیس الفقرا حضرت مولانا شاہ فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ

اشتہار ضوابط اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

بفیض خالق کون و مکان و بطفیل حضرت خاتم پیغمبران صلی اللہ علیہ وسلم بفضلہٖ تعالیٰ
اخبار ہر دوشنبہ کو ۴۸ سال سے ریاست رامپور ممالک محروسہ میں
اشاعت پذیر ہوتا ہے [illegible]
[illegible]

[illegible]

نرخنامہ اشتہارات تجارتی اخبار دبدبۂ سکندری رامپور اسٹیٹ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خاکسار محمد فضل حسن خان صابری فاروقی ایڈیٹر و مہتمم

۸۶ ہو الخبیر حق حق حق

دبدبۂ سکندری رامپور

مورخہ ۲۳ جون و ۷ جولائی ۱۹۱۰ء یوم مبارک دوشنبہ

حضرات عارفان حق کی نصیحتیں

(بقیہ سابق)

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ کی دو قسمیں ہیں ایک توبہ انابت دوسرے توبہ استجابت توبہ انابت تو اسکا نام ہے کہ انسان خوف عذاب الٰہی کی وجہ سے توبہ کرے اور توبہ استجابت شرم کیوجہ سے توبہ کرنے کو کہتے ہیں یعنی بندہ یہ شرم کرکے توبہ کرے کہ میری عبادت اللہ کی بزرگی کے مقابلہ میں ہیچ ہے اور فرمایا تمام اعضا کیلئے توبہ مقرر ہے دل کی توبہ یہ ہے کہ حرام چھوڑنے کی نیت کرے۔ آنکھ کی توبہ یہ ہے کہ حرام شے کی طرف نہ دیکھنے کی نیت کرے اور کان کی توبہ یہ ہے کہ غیبت اور بری بات نہ سننے کی نیت کرے اور ہاتھ کی توبہ یہ ہے کہ منہیات کی طرف نہ بڑھانے کی نیت کرے اور پاؤں کی توبہ یہ ہے کہ برے مقام پر نہ جانے کی نیت کرے اور پیٹ کی توبہ یہ ہے کہ حرام چیز نہ کھانے کی نیت کرے اور شرمگاہ کی توبہ یہ ہے کہ زنا اور بدکاری نہ کرنے کی نیت کرے اور فرمایا خوف کرنے والے کا عمل اچھا ہوتا ہے اور امید کرنے والے کی نیکی فائدہ دیتی ہے۔ اور فرمایا بندے کو خوف ایسا کرنا چاہیے کہ قوت میں امید سے زائد ہو اور فرمایا کہ تلاش حاجت فقر کی زبان سے کرنا چاہیے نہ علم کی زبان سے اور فرمایا خودبینی اور غرور کی خلوت سے مجھے وہ دوستی جس میں کدورت اور عناد ہو زائد پسند ہے اور فرمایا میری جان کی غذا ذکر الٰہی ہے اور شراب دو کی قوت ہے اور لباس اس سے شرم کرنا ہے اور فرمایا شرم اسے کہتے ہیں کہ جو گناہ تجھ سے ہو گئے ہوں اونکی سزا کا خوف کرنا اور فرمایا دوستی کی وجہ سے انسان بات کرتا ہے اور شرم کی وجہ سے چپ رہتا ہے اور خوف کی وجہ سے بے آرام رہتا ہے اور فرمایا تقویٰ اسکو کہتے ہیں کہ ظاہر کو گناہ اور نافرمانی سے آلودہ نہ کرے اور باطن کو بیہودہ باتوں سے بچائے اور ہر وقت اللہ کا تصور کرے یعنی ہر لحظہ اپنے دل میں خیال کرتا رہے کہ میں اللہ کے سامنے ہوں اور اللہ میرے تمام افعال کو دیکھتا ہے پس مجھے گناہ اور فضول باتیں کرنا نہ چاہئیں اور فرمایا صادق اسے کہتے ہیں جو ہمیشہ سچ بولے اور فرمایا صدق اللہ کی تلوار ہے جس پر یہ تلوار چلی اسکے دو ٹکڑے ہو گئے اور فرمایا صدق زبانی تو زرون اور صدق باطنی (یعنی سچ کہنا) وزرون ہے اور فرمایا مراقبہ نام ہے ہر وقت اللہ پر نثار کرنے کا اور مراقبہ اس چیز کو بزرگ سمجھنا ہے جسے اللہ نے بزرگی دی ہے اور جسے اللہ نے ذلیل کیا ہے اسکی طرف نہ دیکھنے کو بھی مراقبہ کہتے ہیں اور فرمایا وجد ایک بھید ہے دل میں اور سماع نفس کی روا ہے جو حق سے سماع سنتا ہے حق کی طرف راہ پاتا ہے اور جو نفس سے سنتا ہے زندیق ہو جاتا ہے۔ اور فرمایا توکل اسے کہتے ہیں کہ انسان دنیا میں کسی سے طالب نہ ہو اور اللہ پر بھروسہ کرے اور خود بندہ بنکر مالک کی اطاعت کرے۔ اور فرمایا توکل نام ہے ترک تدبیر کا اور کبر اور غرور چھوڑنے کا۔ اور فرمایا انس اسے کہتے ہیں کہ علائق دنیا سے روگردان ہو کر خدا اور اوس کے دوستوں کی محبت انسان اپنے دل میں پیدا کرے اور اللہ کے دوستوں سے محبت کرنا دراصل اللہ سے محبت کرنا ہے اور فرمایا جب اولیاء اللہ کو انس کی عیش میں ڈالتے ہیں تو گویا جنت میں نور کی زبان سے اللہ اونسے باتیں کرتا ہے اور جب ہیبت کی عیش میں ڈالتے ہیں تو گویا دوزخ میں نار کی زبان سے گفتگو ہوتی ہے اور اللہ کے مونس کی یہ پہچان ہے کہ جب اسے آگ میں ڈالیں تو اوس کی ہمت ذرا کم نہیں ہوتی اور فرمایا علامت انس خالق کی یہ ہے کہ انسان انس مخلوق کو ترک کر دے اور فرمایا ذکر عبادتوں کی کنجی ہے اور نفس و ہوا کی مخالفت کرنا وصال حق کی علامت ہے اور جو کوئی دل کی فکر ہمیشگی کرتا ہے روح سے عالم غیب کا مشاہدہ کرتا ہے اور فرمایا رضا تلخی قضا پر خوش ہونے کو کہتے ہیں اور مصیبت اور بلا میں دوستی کا دم بھرنے کو رضا کہتے ہیں اور فرمایا جو شخص تقدیر پر راضی ہے اپنے نفس کو خوب جانتا ہے اور فرمایا جبتک صدق اور صبر شامل نہو اخلاص کامل حاصل نہیں ہوتا اور فرمایا اپنے کو دشمن یعنی شیطان سے بچانے کو اخلاص کہتے ہیں اور فرمایا علامت صاحب اخلاص کی یہ ہے کہ وہ تعریف سے خوش اور ہجو سے ناخوش نہو اور اعمال نیک کرکے بھلا دے اور اونکے عوض کا قیامت میں اللہ سے طالب نہو اور فرمایا خلوت میں سب چیزوں سے زائد مشکل اخلاص ہے اور فرمایا جو شخص آنکھوں سے دیکھتا ہے اوسکی مثال علم کی سی ہے اور جو دل سے دیکھتا ہے اوسکی مثال یقین کی ہے اور فرمایا یقین کا پھل صبر ہے اور صاحب یقین کی تین علامتیں ہیں ایک ہر چیز میں اللہ کو دیکھنا دوسرے ہر کام میں اوسکی طرف رجوع کرنا تیسرے ہر حال میں اس سے مدد مانگنا اور فرمایا کہ یقین امید اور آرزو کی کوتاہی کو پکارتا ہے اور آرزو کی کوتاہی زہد کو چاہتی ہے اور زہد حکمت کو پکارتا ہے اور حکمت عاقبت بینی کے درخت میں پھل اور پھول پیدا کرتی ہے اور فرمایا جبتک تمام دنیا سے زائد تجھ کو ایسا یقین ہو اسی لئے کہ یہ آخرت کی خوشحالی کا باعث

ہاں کر گیا ہے تو وہیں تو تمام سکوت کا معاملہ ہو جاتا ہے۔ اور فرمایا ہیں یقین کی یہ پہچان ہے کہ دنیا میں مخلوق کی مخالفت کرے اور ذکر کی ہیچ نہ کرے اور انکی عطا سے فائدہ اٹھائے اور گو خلق اسے تکلیف دے وہ ہنسنے [illegible] کا خواہاں ہو۔ اور فرمایا جس سے انس کرنے والا [illegible] میں ہوتا ہے اور نفس کی مجلد وحشت نہ کرنے والا اخلاص ہے [illegible] اور فرمایا ہے اللہ کی حضوری حاصل ہے اور جو خلق سے مجبور ہو کر [illegible] ہوتا اور فرمایا جس نے [illegible] کیا وہ اس سے محروم ہوا [illegible] دعوے میں بچتا ہے اور جسے حق بینی حاصل ہوتی ہے وہ اسکا [illegible] اور فرمایا [illegible] نہ ہوتا [illegible] خطرات قلبی کو دور کرکے خالص اللہ [illegible] کا ذکر کرتا ہے اور فرمایا اللہ [illegible] والا دوسری طرف مائل ہوتا ہے اور جو اس پر مائل ہوتا وہ نجات پاتا ہو اور فرمایا [illegible] کام سے زائد دخت ہوتی ہے اور [illegible] ہو جاتا ہے اور فرمایا جو شخص ایسے کام میں تکلیف اٹھاتا ہے [illegible] اور [illegible] کسی چیز کو برباد کرتا ہے جو اس کے کام کی نہیں ہے اور فرمایا [illegible] کے دل میں خدا کی دوستی پوری ہوتی ہے [illegible] اور فرمایا جو شخص مشکل کام میں [illegible] سخت مشکل میں پڑتا ہے اور جو شخص ایسی چیز طلب کرتا ہے جس سے فائدہ نہیں ہو سکتا وہ اس چیز کو ضائع کرتا ہے جو اسکے فائدہ کی ہو سکتی ہے اور فرمایا اگر تو حق پر [illegible] کرتا ہے تو وہ دلیل [illegible] اور فرمایا جس کے [illegible] کا حال معلوم ہو اسکی صحبت اختیار کرنا چاہئے اور فرمایا جو شخص دل و جان سے اسکو یاد کرتا ہے ماسوی اسکو خود بخود بھول جاتا ہے۔

لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے اللہ کو کیونکر پہچانا آپ نے کہا میں نے اُسے اُسی کے ذریعہ سے پہچانا اور خلق کو اسی کی وجہ سے پہچانا یعنی اللہ ہی ہے جو ماسوا کو بھی جانتا ہے اور چونکہ وہ خالق ہے اسلئے اسی خالق سے پہچان سکتے ہیں اور ماسوا خلق ہے اور خلق کو خلق ہی کی وجہ سے پہچان سکتے ہیں۔ پس میں نے بھی خدا کو خدا کے ذریعہ سے اور خلق کو خلق کے ذریعہ سے پہچانا۔ پھر لوگوں نے خلق کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں آپ نے کہا خلق غیب کی دہشت ہے۔ لوگوں نے پوچھا بندہ خدا کس کا طالب ہوتا ہے آپ نے فرمایا جب اپنے نفس اور تمام چیزوں سے عاجز ہو جاتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کن لوگوں کی صحبت اختیار کرنا چاہئے آپ نے فرمایا جنکے پاس مال نہ ہو اور ہر حال میں تمہارے شریک رہیں اور تمہاری [illegible] لوگوں نے پوچھا کہ بندہ خوف کی منزل کب طے کر سکتا ہے آپ نے فرمایا

جب وہ اپنے کو بیمار جان لے اور بیماری زائد ہو جانے کے خوف سے دنیا کی تمام چیزوں سے پرہیز کرے۔ لوگوں نے پوچھا کس وقت بندہ بہشت کا مستحق ہوتا ہے آپ نے فرمایا جب ان پانچ چیزوں کو اختیار کرلے ایک ایسی استقامت جسمیں کجی نہ ہو دوسرے ایسا اجتہاد جسمیں غلطی نہ ہو تیسرے ظاہر و باطن میں خدا کا مراقبہ چوتھے موت کا انتظار اور زاد راہ کی کوشش پانچویں قیامت کے لئے اپنا حساب خود لے۔ لوگوں نے پوچھا خوف الٰہی کی کیا علامت ہے آپ نے فرمایا خوف ما سوی اللہ سے بے خوف ہو جانا۔ لوگوں نے پوچھا دنیا میں محفوظ کون ہے آپ نے فرمایا جو کسی قسم کی بات نہ کرے۔ لوگوں نے پوچھا ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا مخلوق سے قطع تعلق کرنا پھر بھی پوچھا آپ نے کہا لوگوں سے گوشہ نشینی اختیار کرنا اور تمام سامان دنیا کو ترک کرنا پھر بھی پوچھا آپ نے کہا نفس کو دوریت سے نکال کر عبودیت میں ڈالنا۔ لوگوں نے کہا دراصل عزلت کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا اپنے نفس ہی کو سوئی حاصل کرنے کو عزلت کہتے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا کون زیادہ غمگین ہوتا ہے آپ نے فرمایا جو دنیا میں بد خصلت ہو۔ لوگوں نے پوچھا دنیا کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا جو تجھے اللہ سے غافل کر دے۔ لوگوں نے پوچھا کمینہ کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ جانتا ہوا دوسرے سے دریافت بھی نہ کرے۔

حضرت یوسف بن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے دریافت کیا کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں آپ نے فرمایا ایسے شخص کی جسکی صحبت میں من و تو کا جھگڑا نہ ہو۔ پھر وصیت کے طالب ہوئے آپ نے فرمایا نفس کی مخالفت کرکے اللہ کا موافق بن۔ نہ کہ نفس کی موافقت کرکے معاذ اللہ اللہ سے مخالفت پیدا کر اور کسی کو حقیر نہ جان گو مشرک ہی ہو ممکن ہے کہ وہ توبہ کرکے مقبول بارگاہ ہو جائے۔ کسی نے آپ سے کہا مجھے کچھ وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا ظاہر کو خلق کے اور باطن کو خالق کے حوالے کر دے اور اللہ کی محبت پیدا کر تاکہ اللہ تجھے خلق سے بے نیاز کر دے اور شک کو یقین پر مقدم نہ کر اور جب تک نفس اطاعت نہ کرے تو برابر اسکی مخالفت ہی کرتا رہ اور جب تجھ پر کوئی بلا نازل ہو تو صبر کر اور اللہ کی یاد میں زندگی بسر کر۔ ایک دوسرا شخص آپ سے وصیت کا طالب ہوا آپ نے فرمایا ان کو مقدم اور غیر چیزوں کے خیال میں نہ ڈال اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آیا آپ مفصل بیان کیجئے آپ نے کہا جو وقت گذر گیا یا جو نہیں ہوا اسکا خیال نہ کر بلکہ موجودہ وقت کو غنیمت جان۔

لوگوں نے آپ سے پوچھا صوفی کسکو کہتے ہیں آپ نے فرمایا صوفی وہ ہے جو تمام چیزوں کو ترک کرکے اللہ کو اختیار کر لیا ہو اور اللہ سے دوستی رکھتا ہو

(باقی آئندہ)

دیسی ریاستیں

مملکت آصفیہ حیدرآباد دکن

حیدرآباد کا محرم

۹ محرم کو شب کے گیارہ بجے نعل صاحب کی سواری حسب معمول نکلی پولیس کا انتظام اچھا تھا۔ چارمینار کے قریب عروب موجود تھے اور پنج محلہ کے قریب شمشی افواج کے سپاہی استادہ تھے۔ لوگوں کا بڑا ہجوم تھا۔ اعلیحضرت کی سواری مبارک معہ محلات مبارک اور شاہزادگان ۱۰ بجے پنج محلہ مبارک پر رونق افروز ہوئی تھی نعل صاحب کی سواری پنج محلہ سے چار اچھا ہے کی ڈیوڑھی سے ہوتے ہوئے اپنے قیام گاہ پر صبح کو پہونچی۔ اعلیحضرت ۲ بجے شب کے قریب مراجعت فرمائے کنگ کوٹھی ہوکر ہوئے۔ ۱۰ محرم کو بی بی کا علم اپنا بچوں کے اٹھا۔ جلوس کے ساتھ چارمینار ہوتے ہوئے حویلی قدیم پر آیا حسب معمول اعلیحضرت نے نذر فرمائی۔ بعدہ علم مذکور دارالشفا پہنچ ہوتے شام کے ۶ بجے رودموسیٰ آیا اور وہاں ٹھنڈا ہوا۔ تماشائیوں کا بڑا ہجوم تھا۔ سکندرآباد کے جیل اشرف کو میدان کربلا تک ۱۰ محرم کو بڑا ہجوم رہا۔ اعلیحضرت کی سواری مبارک سکندرآباد شام کو رونق افروز ہوئی تھی۔ وہاں کی پولیس کا انتظام بھی اچھا رہا سکندرآباد میں محرم کے سوانگ بھی موجود تھے۔ اعلیحضرت کی سواری نواب سالار جنگ بہادر کی ڈیوڑھی میں بھی تشریف فرما تھی۔ جہاں حضرت عباس کا علم عاشور خانہ سے باہر لایا گیا جس کے اطراف حلقہ باندھے ہوئے لوگ ماتم کرتے ہوئے ساتھ تھے۔

شہزادگان والا تبار یعنی حضرت نواب ولیعہد بہادر و شہزادہ اعظم جاہ بہادر و شہزادہ معظم جاہ بہادر سفر شمالی ہند سے بخیر و عافیت ۱۰ جون کو رونق افروز بلدہ ہوئے۔ نواب صالح جاہ بہادر و نواب بسالت جاہ بہادر ابھی پونہ میں مختصر قیام کے بعد رونق افروز بلدہ ہونے۔

مہاراجہ سر کشن پرشاد صدر اعظم بہادر بھی سفر بنگلور سے ۱۲ جون کو واپس ہو کر شاد محل میں رونق افروز ہوئے۔

آنریبل رزیڈنٹ صاحب بہادر حیدرآباد ۶ جون کو دودی کننہ میسور روانہ ہوئے۔ جہاں ۹ جون تک آپ نے قیام فرمایا اور ۱۰ جون کو صبح کے ۵ بجے سکندرآباد اسٹیشن پر مراجعت فرما ہوئے۔

سکندرآباد کے میدان پریڈ میں ملک معظم کی سالگرہ کی تقریب براٹواج سکندرآباد بڑے دھوم دھام کے ساتھ منعقد ہوئی۔

مسلم اینگلو اردو ہائی اسکول کھام گاؤن ضلع برار کی عمارت کیلئے پنجگاہ خسروی سے ۱۹ ہزار روپیہ کلدار کی امداد منظور ہوئی۔

شاہانہ امداد بارگاہ سرکار سے ۵ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کے اعلیٰ حکمہ آبادیش بلدہ کو دینے کے لئے منظور ہوئے ہیں۔ ان روپیوں کی غریب غربا لوگوں کے مکانات تعمیر کرائے جائینگے۔ اور کم کرایہ پر ان لوگوں کو رہنے کو دیئے جائینگے۔

ریاست بھاولپور کا بہترین نظم ونسق

عالیجناب خان بہادر نبی بخش صاحب بہادر بحیثیت چیف منسٹر جب سے ریاست بھاولپور میں تشریف لے گئے ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ ریاست ہر قسم کی ترقی کر رہی ہے اور اسکے نظم ونسق میں نت نئے اضافے ہونے شروع ہوگئے ہیں۔ ریاست کا تعلیم میں مزید ترقی کرنا میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کو مفید ترین حالت میں برقرار رکھنا اور بنجر علاقوں کا باغات کی صورت اختیار کرلینا۔ عالیجناب خان بہادر نبی بخش صاحب بہادر کے بےمثال تدبر کے یہ چند زندہ ثبوت ہیں۔ ریاست میں ایک کالج ہے کئی ہائی اسکول ہیں اور متعدد پرائمری اسکول ہیں اور ابھی روز بروز زیادہ اخراجات صرف کئے جاتے ہیں۔ کوآپریٹو تحریک جو چند سال سے ریاست میں جاری ہوئی تھی۔ اب نمایاں ترقی کر رہی ہے جس پر ہم عالیجناب خان بہادر نبی بخش صاحب بہادر کو اس کامیابی کے لئے مبارکباد دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ تمام کامیابیاں اعلیحضرت تاجدار بھاولپور خلد اللہ ملکہ کی نیک نیتی اور اقبالمندی کے مبارک نتائج ہیں۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کی اس ریاست کو ہمیشہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے۔ آمین

صاحب چیف منسٹر بہادر ٹونک کی بیجا تحقیقات

منسٹر بحیثیت عدالت بزرگ زیر بحث است

ریاست ٹونک کے چیف منسٹر عالیجناب اعتماد الدولہ نواب بہادر سر سی ایل ایڈ جی صاحب بہادر ایک بیدار مغز و قابل و منتظم وزیر اعظم ہیں اور نواب صاحب کی نابالغی کے وقت میں آپ کیبنٹ کونسل کے صدر اعظم تھے جن کے متعلق ہر گز نہایت مسرت کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور باختیارات میں عالیجناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نے ریاست کی رفتار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ آپ کی معاملہ ہر طرح سے فارغ البال ہیں جس کا وہ خود اپنے ہاتھ سے منسٹر ہیں۔ باہم بلا برابر منسٹر کی قابلیت و تدبیر کا بھی اعتراف کیا ہے جنہوں نے نہایت قابلیت سے رہنمائی کی جس میں صدر اعظم بہادر اور دوسرے ممبران کیبنٹ کو مبارکباد دیتا ہوں صاحب چیف منسٹر بہادر کی اعلیٰ خدمات کی قدر افزائی فرمائی گئی اختیار ہوتے ہی عالیجناب نواب صاحب بہادر نے خطاب سے سرفراز فرمایا۔

کو چیف منسٹر مقرر فرمایا جنہوں نے قابلیت اور تجربہ کے لحاظ سے عہدہ ریاست کا انتخاب کیا کہ ہز ہائنس سے انکا تقرر منظور کرایا جسپر جام صاحب راجہ بہادر نے دہلی کے ایک انگریزی اخبار میں راجہ بہادر پر یہ بیجا الزام لگایا کہ وہ اپنے منظور نظر آدمیوں کو ترقیاں دلاتے ہیں۔ حالانکہ راجہ بہادر جیسے تجربہ کار مدبر صرف انہیں لوگوں کی ترقی کی سفارش کر سکتے ہیں جنکی قابلیت کا انکو تجربہ تھا۔ اسی اصول پر دولت میں بھی وزارت مرتب ہوا کرتی ہے۔ دراصل کچھ عرصہ سے اس قسم کی سازشیں ہو رہی تھیں کہ ہز ہائنس کے گرد و پیش ایسے آدمیوں کو رکھا جائے۔ جو رعایا کی فریاد ہز ہائنس تک نہ ہونے دیں جب ان سازشوں کو اپنی کامیابی نہ ہوئی تو پھر راجہ بہادر موصوف کی مخالفت میں ایسا پروپیگنڈا شروع کیا گیا جو نہایت شرمناک ہے کرنل ہیلی نے دربار اقتدارات کی تقریر میں بھی فرمایا تھا کہ یور ہائنس پر ہر طرف سے نکتہ چینیاں کیجاتی ہیں [illegible] کی کثرت ہوگی ہمیں امید ہے کہ آپ سے مرعوب نہ ہونگے۔ اور رعایا کے متعلق اپنے فرائض کو اطمینان سے انجام دینگے ہم ہز ہائنس بالقابہ کو متوجہ کرتے ہیں کہ رعایا کی بھلائی کے مطابق اس قسم کی بیہودہ کتب بینیوں اور بھیجی گئی [illegible] کا انسداد ہو گیا ہے اسلئے اب وہ ان کو شائع نہیں۔ اور اپنی تقریر میں اور اعتماد کیساتھ اپنی قدردانی اور منصف مزاجی کا ثبوت دیں منسٹر رعایا کی کارگزاریوں پر حاسدانہ مخالفتوں کر کیسے برداشت کر سکتا ہو۔ جبکہ ہز ہائنس اور پبلک کا اعتماد ان کو حاصل اور نصرت میں۔

ریاست اندور سینٹرل انڈیا کے بعض حیرت انگیز اعداد و شمار

ریاست میں کل ۸۵ ادارہ کی تعداد دیہی میں ۵۰ ہزار روپیہ اسکولوں پر بھی ہیں ۱۲ لاکھ سالانہ [illegible] ہوتا ہے۔ ۸۰ لاکھ روپیہ جسکی تقسیم ہر سال خرچ کیا جاتا ہے۔ محل کے خرچ کو ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ ہو اور رعایا تلف سے ملک جاتا ہے آبادی ۱۲ لاکھ ہے۔ ہندو ۹۰ فیصدی مسلمان ۔ فیصدی کل تعلیم یافتہ ایک فیصدی ہیں۔ ملک کی آمدنی ۱۲ کروڑ جس کا [illegible] ۵ لاکھ اور جنگلات کی ہے [illegible] ۲۲ میونسپل کمیٹیاں ہیں جن میں سو و بارہ ممبر نامزد ہوتے ہیں۔ فوج کا خرچ ۱۲ لاکھ سالانہ ہے رعایا تنوں کی تعداد ۵۲ ہزار ہے [illegible] اور مختلف کاموں کے لوگ ہیں بیشمار لوگوں کی تعداد ۰۰ ہزار سینٹرل کی ہے ۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوتے ہیں۔

سرکار دتیا کا جشن سالگرہ

[illegible] کو مسلوم ہوا کہ ۱۲ جون کو ہز ہائنس مسٹر مہاراجہ صاحب بہادر دتیا کی سالگرہ کا جشن نہایت تزک و احتشام سے منایا گیا [illegible] ہوئی تھیں۔

دیکھنے کے لئے میں حضور اعلیٰ کا دورہ [illegible] دوسرے کے لئے ایک شامیانے کے نیچے کرسیوں پر نشست کا انتظام تھا اور باہر تمام حکام انکے دیکھنے کیلئے جمع تھی ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر ایک گھوڑے پر سوار تشریف لائے تو جوان نے باجہ کے ساتھ سلامی سر کی۔ اور جب جیب خاص کے گورے لگائی ہوئی گئے میں جسکے بعد ہز ہائنس بالقابہ نہایت خندہ پیشانی سے تمام رجوع مہمانان ہوئے۔ شام کو قلعہ معلی میں سالانہ دربار ہوا جس میں نذریں گزریں۔ ایڈریس پیش ہوئے جس میں ریاست کی ترقیوں اور چیف منسٹر ریاست عالیجناب خان بہادر نواب قاضی عزیز الدین احمد صاحب بہادر بالقابہ کے کارہائے نمایاں کی تعریف و توصیف درج تھی۔ ہز ہائنس نے اضافہ تنخواہ و ترقی چند صاحبوں کی حوصلہ افزائی [illegible] و منظوریات و ترقی تنخواہ فرمائی۔ جسب کو ریاست کی رعایا کی شادمانی تو ہوا ہم حضور ہز ہائنس مختم الیہ کو دلی سالگرہ کی تقریب مبارک پر نہایت صدق دل سے مبارکباد کہتے ہیں اور دتیا کی ترقیوں کے لئے دست بدعا ہیں۔

پرنس حبیب اللہ خان صاحب کا انتقال

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ پرنس حبیب اللہ خان صاحب مرحوم و مغفور بھوپال نواب نصر اللہ خان صاحب کے صاحبزادہ جو موجودہ ہز ہائنس نواب صاحب بہادر بھوپال کے بھتیجے تھے اور جنہوں نے تھوڑی ہی مدت ہوئی حکومت اختیار کی تھی اور وہ ایک بیاریں تھے اسے سلطان کی شادی کی تھی اور جنکو کچھ عرصہ سے کھانسی کی شکایت تھی عین عالم جوانی میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور متعلقین یعنی ہز ہائنس نواب صاحب بہادر بھوپال اور مرحوم کے اہل بیت کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

گول میز کانفرنس اور ہندوستانی ریاستوں کے نمائندے

یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ گول میز کانفرنس میں کل ۶۴ نمائندے ہونگے جس میں ۱۳ دیسی ریاست اور ۵۱ برطانوی ہندوستان کے نمائندے لیکن ابھی کرنل ہیلی نامہ نگار نے شملہ سے اطلاع دی ہے کہ کل نمائندے بجائے ۶۴ کے صرف ۵۳ جن میں برطانوی ہند کے نمائندے ۳۵ ہونگے اور دیسی ریاستوں کے ۱۰۔ اور ہندوستانی گورنمنٹ ہند کے ۳ دعوت دئے جائینگے ان کی فہرستوں کی ترتیب دی جا رہی ہے بہر حال ۱۰ والیان ریاست کے جو نام میں سرسری ان کے لئے مندرجہ ذیل ریاستوں کے نمائندے لئے جائینگے۔

ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بیکانیر مہاراجہ صاحب بڑودہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ مہاراجہ صاحب کشمیر جام صاحب نوانگر نواب صاحب بھوپال

مسٹر زاہد احمد ... صاحب دیوان میسور۔ سر اکبر حیدری حیدرآباد دکن۔ غالباً مجوزہ ممبروں کا اعلان جلد ہی ہوگا۔

ریاست گوالیار کی تعزیہ داری

حسب معمول نوجوان مہاراجہ صاحب بہادر سندھیا والی گوالیار مع تمام والدہ ریاست کے ہمراہ تعزیوں کے اس سال بھی راجہ کے تعزیوں کا جلوس تمام بڑے بڑے بازاروں میں سے گزرا تمام حکام اور درباری معززین نے تعزیوں کا جلوس ٹاؤن ہال اور جنرل پوسٹ آفس میں سے دیکھا۔ اس موقع پر مہاراجہ کی بڑی تزئین کی گئی تھی۔

ریاست بوندی میں مہاراجہ صاحب دتیا

مہاراجہ صاحب بہادر دتیا دوستانہ ملاقات کے لئے بوندی میں آئے اور آٹھ روز مہمان رہ کر پھر اپنی ریاست کو واپس تشریف لے گئے مہاراجہ صاحب بہادر بوندی نے خوب خاطر مدارات کی

مہاراجہ صاحب جموں وکشمیر کا اعلان

روزنامہ سیاست لاہور مطبوعہ ۲۶ جون میں چھپا ہے کہ حکومت جموں وکشمیر نے ۲۵ مئی کو جو حکم صادر کیا تھا۔ اسکی مکمل نقل حسب ذیل ہے۔ ریاست جموں وکشمیر میں قیام امن وامان کی غرض سے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب جموں وکشمیر نے حسب ذیل احکام صادر کئے ہیں۔ (۱) برطانی ہند کے واقعات کے سلسلہ میں تمام جلسے اور جلوس اور تقریریں ممنوع قرار دیجاتی ہیں۔ (۲) تمام قسم کا پکٹنگ ممنوع قرار دیا جاتا ہے (۳) تمام ریونیو افسروں کے نام ہدایات جاری کیجائیں کہ سیاسی شورش پسند ریاست کی مذاہمت پیشہ جماعتوں کو تنگ نہ کرنے پائیں (۴) ریاست کے تمام ملازموں کو ہدایت کیجائے کہ وہ اپنے بچوں کو ریاست کے اندر اور اسکے باہر سیاسی تحریک میں حصہ لینے سے باز رکھیں۔ (۵) وزارت تعلیم کے نام ہدایت جاری کیجائیں کہ وہ کالجوں اور مدرسوں کے نام نوٹس دار حکیم کو تعین کردیں کہ طلبہ کو حکام برطانی ہند یا ریاست کے متعلق ہر قسم کی سیاسیات میں حصہ لینے سے روکیں۔ تمام حکام کا فرض ہوگا کہ وہ ان تمام طلبہ کے نام نوٹ کرتے رہیں جو سیاسیات میں حصہ لینے سے اجتناب نہ کریں ایسے طلبہ کو فوراً مدارس سے خارج کردیا جائے۔ اور پولیس کو ان طلبہ کے نام بتا دیئے جائیں۔ نوعی مجرموں کی نمائش سختی سے ممنوع قرار دیجائے

ریاست اودیپور میواڑ

کی نئی حکومت کا بجٹ عنقریب ... اشاعت میں شائع ہوگی

دار الریاستہ مصطفےٰ آباد عرف رامپور

رامپور کا آفتاب غروب ہوگیا

یعنی

اعلیحضرت نواب سر سید محمد حامد علیخاں صاحب بہادر

کی وفات حسرت آیات

کسی کا کندہ نگینے پہ نام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ اسمیں شام وسحر

کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

آہ صد آہ۔ افسوس ہزار افسوس، کس زبان سے بیان کیا جائے اور کس قلم سے لکھا جائے کہ ہمارے تاجدار نامدار اعلیحضرت حضور پرنور میجر جنرل ہز ہائینس عالیجاہ فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامراء نواب سر سید محمد حامد علیخاں صاحب بہادر مستعد جنگ جی سی آئی ای جی سی آئی ای، جی سی وی او اے ڈی سی کنگ ایمپرر فرمانروائے ریاست رامپور نے ۲۲ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ مطابق ۲۰ جون ۱۹۳۰ء یوم جمعہ کو رات کے سوا گیارہ بجے تین ماہ بارہ یوم بمرض فالج صاحب فراش رہکر اپنی تمام متوسلین اور اپنے تمام جان نثاروں اور اپنی تمام وفاداروں اور سب سے زیادہ اپنی پیاری رعایا کو تڑپتا اور نالاں چھوڑ کر عالم فانی سے ... بیالیس سال تین ماہ بائیس یوم حکمران رہکر بعمر ۵۵ سال ۹ ماہ ۱۲ یوم داعی اجل کو لبیک کہا اور انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید
زجام دہر مے کل من علیہا فان

اعلیحضرت مرحوم کے فرزند اکبر اور ولیعہد عالیجناب حضور پرنور نواب سید رضا علیخاں صاحب بہادر نے فوراً عنان حکومت اپنے دست مبارک میں لے لی اور صاحبزادگان والاشان اور قریب قریب تمام جلیل القدر اراکین وحکام ریاست کی نذریں قبول فرمائیں اور مسند نشینی کی سلامی کی توپیں توپخانے سے سر ہوئیں۔ تمام شہر میں جانشینی فوراً مشہور ہوگیا۔ صبح ۲۱ جون کو تمام شہر میں مکمل ہڑتال اور تمام مدارس ودفاتر سرکاری میں ماتمی تعطیل ہوئی۔ عالیجناب [illegible] ایم ایس صاحب بہادر سی آئی ای، آئی سی ایس پولیٹکل ایجنٹ وکمشنر بریلی مع لیڈی صاحبہ کے تشریف لائے اور اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم [illegible]

سے اعلیٰحضرت مرحوم کی وفات پر انتہائی رنج و الم کا اظہار فرمایا۔ ہر ہائینس کی اس وقت جو حالت تھی اس کو بیان کرنے سے قلم قاصر ہے اور دوست حسرت سے نظر آتے تھے۔ مخدرات عالیات میں جو کہرام برپا اور قیامت صغریٰ بپا تھی قلم اسکے لکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ بیشک رعایا اعلیٰحضرت مرحوم کی کا سایہ محبت بے حد تھا۔ افسوس قضا و قدر نے ذی اقبال حکمران کو ایسے وقت جدا کیا کہ سنگدلی سے نظر آتی تھی۔ قصر خاص باغ بینظیر کے مغربی جانب سرگروہ استادہ کرکے تمام صاحبان کو غسل میت دیا اور نماز جنازہ پڑھی اور پانچ بجے تمام کو شاہزادگان والا تبار و حضور اعلیٰ و دیگر خاندانی و سرداران و افسران کے جلوس کے ساتھ جنازہ مقبرہ جنابِ عالیہ کی صاحبہ اعلیٰ اللہ مقامہا کے لیے ہمراہ لے گئے۔ جنازہ مبارک اور برکات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور کے خدام ہوتے صلوٰۃ و سلام پڑھتے مغرب کے وقت اور پھول برستے ہوئے ہاتھیوں پر جنازے کے آگے آگے تھے۔ ریاست کا بینڈ بھی ساتھ تھا۔ تمام اولیہ صاحبان جنازہ کے گرد و پیش تھے۔ چلوس کی ادبی و آداب ہز ہائینس اعلیٰحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہ صاحبہ جو شاہی میں تھے بعد اور ان کی لیڈی صاحبہ اور بڑے بھائی صاحبان و الاشان کے ساتھ ہمراہ جنازہ ہوئے۔ تمام سکرٹری صاحبان اور تمام حضرات اہل خاندان اور تمام حکام سول و ملٹری و عائدین مقامی اور ہزاروں عام ہمراہ تھے بہت آہستہ آہستہ نہایت غمناک جنازہ کے ساتھ ساتھ جارہے تھے۔ تمام مجمع پر ایک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ تابوت جنازہ پر ایک نہایت قیمتی طلائی مخمل کا چتر و سایہ کنان چل رہا تھا۔ اور اعلیٰحضرت مرحوم کی مسلم رعایا جنازہ کو کاندھا دینے کے لئے ٹوٹے پڑتی تھی۔ جب جنازہ محل سے نوبت خانہ گیٹ اور مال روڈ ہوتا ہوا نواب گیٹ کے چوراہے پر پہونچا تو اعلیٰحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہ معظمہ نے دونوں بھائی صاحبان والا شان اور عالیجناب صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر اور انکی لیڈی صاحبہ کے ساتھ روانہ ہوکر خاص باغ محل ہوئے۔ اور تمام سکرٹری صاحبان اور مجمع مقبرہ تک گیا۔ اثنائے راہ میں لوگوں کا ہجوم دم بدم بڑھتا جاتا تھا۔ ہاتھی فوجی جلوس بڑی کوتوالی کے دروازے پر پہنچکر ٹھیر گیا اور جنازہ العید بکے مغربی جانب گیٹ کے وسیع میدان میں لایا گیا اسوقت سنتنی کے برجوں سے توپوں کی ماتمی سلامی سر ہوئی۔ جہاں جناب مولوی سید محمد حامد شاہ صاحب مولوی قاضی شہر نے اہلسنت کے ساتھ نماز جنازہ اداکی ہزاروں شخص شامل جماعت تھے۔ بعد نماز جنازہ فوجی پولیس کے ساتھ دروازہ جامع مسجد پوسٹ آفس ... دروازہ ریاست گیٹ ... تمام کے ... ریاست ... مقبرہ ... پہنچا اسوقت بھی ماتمی سلامی کی توپیں توپخانہ سے سر ہوئیں۔

بعد دفنون کی ... ماتمی سلامی سر کی ... بعدہ تابوت جنازہ مقبرہ حضرت ... میں رکھدیا گیا جو ... قریب ہی کربلا ... کیا جائیگا۔ اعلیٰحضرت مرحوم کی ہردلعزیزی اور مقبولیت عامہ کا اس روز بھی ایسا ثبوت ملا کہ خاص باغ محل سے مقبرہ جناب عالیہ تک ... کا وہ اژدحام تھا کہ شاید ... نے کبھی ایسا ... اجتماع دیکھا ہو۔ تمام سڑکیں اور ... اور بازار لوگوں سے پٹے ہوئے تھے۔ تابوت کو دیکھ ہر شخص کی آنکھوں میں ... بے شمار ... بہتے ... ہر مقام پر پولیس اور ... پولیس اور دوسری فوجوں کے انتظامات سے ... بھی پہنچی ہوئی تھی۔ جناب خان بہادر منشی محمد باقر علیخاں صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنی خاص قابلیت کا اس موقع پر اظہار کیا اور جو انتظامات اس اہم موقع کے لئے کئے گئے تھے وہ خاص طور سے کامیاب ثابت ہوئے۔ جنوبی ... انتظامات کے لیے جناب صاحبزادہ ... اخلاق حسین خانصاحب بہادر سکرٹری میونسپل بورڈ کا ... قابل تحسین ثابت ہوا۔ آپکے تمام ... بھی نہایت مستعدی ... سے اول سے آخر تک مصروف خدمت رہے۔

۲۳ جون کی صبح کو جامع مسجد میں فاتحہ سیوم ہوا جس میں عالیجناب ... صاحبزادہ محمد عبدالصمد خانصاحب بہادر سی آئی ای چیف سکرٹری اور تمام حضرات اہل خاندان اور اراکین ریاست و حکام عالیمقام و مہمانان ریاست و معززین شہر کے علاوہ ہزارہا ... صاحبان کا نہایت ... اجتماع تھا۔ تمام مسجد جامع حاضرین ... سے بھری ہوئی تھی۔ اندرون مسجد ... اور بیرون مسجد ... پولیس مصروف انتظام تھے بعد ختم قرآن خوانی نہایت ... طریقہ سے پڑھی گئی اور اعلیٰحضرت مرحوم کی مغفرت کے لئے دعائیں مانگیں پھر حاضرین کو ... تقسیم کیا گیا۔ اس روز تمام دفاتر و محکمہ جات و مدارس میں عام تعطیل تھی۔

اعلیٰحضرت مرحوم نے رامپور کو جس اعلیٰ پیمانہ پر ... شہرت عطا فرمائی اور ... عہد حکومت میں ریاست کی ترقی کے لیے جو کارنمایاں انجام دیئے ان سے تاریخ رامپور کے صفحات معمور ہیں جس قدر ... سے اعلیٰحضرت مرحوم نے حکمرانی کی اسکا اعادہ ان مختصر صفحات میں نہیں ہو سکتا۔ اعلیٰحضرت کی سخاوت کی یاد میں نہ صرف باشندگان رامپور ... نالاں و ... ہیں بلکہ تمام روہیلکھنڈ اور نہ صرف روہیلکھنڈ بلکہ تمام صوبہ یوپی یا یوں کہئے کہ تمام ہندوستان کو اعلیٰحضرت مرحوم کی یہ صفت جود و نوال ... افسوس ایسی نادر الوجود ہستی کو قضا و قدر نے ہم سے چھین کر ہماری تمناؤں اور آرزوؤں کا خون کر دیا۔ ہماری دعائیں ... ذی اقبال ... مرحوم ... حسن خیال ... جو دوبارہ

فرمانروا رامپور کو میسر آنا ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔

اعلیحضرت مرحوم کے تاریخی تابناک کارناموں پر تبصرہ کرنا ایک بڑے وقت کا خواستگار ہے تاہم بطریق اختصار کچھ نیچے اس صنف میں لکھنا ضروری ہے۔ اعلیحضرت مرحوم ۳۱۔ اگست ۱۸۷۵ء کو دن کے گیارہ بجے منگل کے روز تولد ہوئے تھے۔ اس حساب سے اعلیحضرت مرحوم نے ۵۴ سال ۹ ماہ ۱۰ ایکس یوم کی عمر شریف میں انتقال فرمایا۔ در ۲۷ فروری ۱۸۸۹ء سے ۲۰ جون ۱۹۳۰ء تک ام سال ۳ ماہ ۲۲ یوم حکمرانی فرمائی۔ تحصیل و تکمیل علوم کے بعد اپنی بیداری رعایا کی بہبودی اور اسکی ترقی اور انصاف رسانی میں اپنی حکمرانی کے زمانہ بھر ایسے مصروف اور اپنے آباو اجداد کی خیرخواہیوں کو ایسی رونق دی کہ آج رامپور اتحاد و ارتباط دولت انگلشیہ کے لئے قابل رشک حالت میں ہے۔ آپ جو خطابات و اعزازات اعلیحضرت مرحوم کے نام نامی کے ساتھ ابھی پڑھ چکے ہیں یہ آپکے اسی اتحاد و ارتباط و وفاداریوں کے بیّن نتائج ہیں۔ اعلیحضرت مرحوم کے عہد مبارک میں ملک جس ترقی اور رعایا کی حالت جس معیار پر فائز ہو چکی ہے وہ ہماری آپکی سب کی نظروں کے سامنے ہے۔ آپ ہی کا وہ مبارک زمانہ حکمرانی تھا جسمیں شاہان مغلیہ کی شوکت دہلی ازسرنو زندہ ہو گئی تھی۔ آپ ہی ایسے قدردان فرمانروا تھے جنہوں نے اُجڑی دہلی اور لکھنؤ کے ہر فن کے باکمال لوگوں کو اپنے دامن دولت میں پناہ دی۔ آپ ہی کا وہ مبارک عہد تھا جسمیں ارباب خاندان اور ریاست میں جو تنگی رہتی تھی وہ دور ہو گئی۔ آپ ہی نے محکمہ تعمیرات اور الیکٹرک پر لاکھوں روپیہ خرچ کرکے وہ منافع حاصل کئے کہ آج شہر رامپور شاد آباد قابل دید اور بارونق شہر کہلانے کی عزت رکھتا ہے۔ اسکی دلکشا تفریح گاہیں، اسکی سربفلک عمارتیں اسکی بہترین شاہراہیں کی کوٹھیات اور پیلس اور قلعہ معلی وہ شاندار عمارتیں ہیں جو صدیوں زیبائی کے تنگ سے خراج تحسین حاصل کرتی رہینگی۔ فوج کو وہ ترقیات جنکا عہد سابق میں شائبہ بھی نہ تھا آپ ہی نے عطا فرمائیں۔ آپ ہی کی وہ شاہانہ علم دوستی ہے جسنے ہر شہر ہر محلے ہر قصبے میں علم کی روشنی ہو کر اسے جگمگا دیا۔ تمام محکمہ جات ریاست کی انگریزی ڈھانک اصول پر آپ ہی نے تشکیل فرمائی۔ بلحاظ ضروریات و حالات موجودہ قانون کی ترتیب انجمن ترقی کے آپ ہی کے بہترین منشاء کی اختراع ہیں۔ جگہ جگہ موزوں و موقع شفاخانوں کی تعمیر کنوئیں، تالاب، پختہ ڈیم، سیلاب کی محافظت کے لئے بند ایسے ایسے بیشمار مفید عام کاموں کا انتظام آپ ہی نے روپیہ پانی کی طرح بہا کر ایسے وسیع پیمانہ پر کیا کہ دور حاضرہ کی تاریخ اپنے صفحات کی گود میں ہمیشہ ان قابل نازش امور کو لئے رہیگی۔ آپنے ما کملہ شاد رکھے دو بہ

اور دیار مصر وغیرہ کی سیاحت سے وہ تجربات وسیع حاصل کئے تھے جو ایک ہوشمند و عاقل و بالغ النظر فرمانروا کو حاصل کرنا چاہیئے تھے۔ ۱۸۹۶ء میں آپنے اختیارات کامل حاصل کرلینے کے بعد سے ۲۰ مارچ ۱۹۰۲ء تک نواب اسحاق خانصاحب بہادر مرحوم اور مولوی عبدالغفور صاحب بہادر مرحوم اور عالیجناب خیر مجسم صاحبزادہ محمد عبدالصمد خانصاحب بہادر چیف سکرٹری بالقابہ کی مدارالمہامیوں سے فائدہ اٹھایا۔ اور ۲۰ مارچ ۱۹۰۲ء سے عہدہ مدارالمہامی توڑکر علیحدہ علیحدہ محکموں پر سکرٹری مقرر فرمائے اور انکی خوبی و نیکنامی سے مہمات ریاست کو انجام دیا کر وہ تاریخ کے لئے موجب تفاخر بنگئے ہیں۔ آپکی اقبالمندی سے اگر ریونیو سکرٹری عالیجناب **صاحبزادہ محمد عبدالمجید خانصاحب** بہادر سی آئی ای ایسے جفاکش و مستعد رہے جنکے حسن معاملات رعایا و خوش نظمی سے رعایا آجتک ایسی خوش رہی کہ اگر انکی شاندار خدمات مفصل طور پر سپرد قلم کی جائیں تو شاید ایک الگ کسی مدونہ پر محمول کریں تاہم ہمارا قلم یہ لکھے بغیر نہ رہیگا کہ اگر ایسا حق پرست و بیدار مغز و انصاف دوست سکرٹری کسی دربار کو میسر آجائے تو وہ ترقیات کی اوج معراج پر فائز ہو سکتی ہے جیسے رامپور فائز ہوا۔ در جوڈیشل سکرٹری عالیجناب **مسٹر محمد عمر شاہ خانصاحب بہادر** بیرسٹرایٹ لا ایسے متین و منتظم اور بے لوث حق نصفت ادا کرنیوالے سکرٹری سے اعلیحضرت مرحوم نے وہ فوائد مفید حاصل کئے جنکا بیان ان مختصر صفحات میں نہیں سما سکتا۔ ان دونوں سکرٹری صاحبان کو اپنے اپنے محکمہ جات متعلقہ میں وہی اختیارات حاصل تھے اور ہیں جو مدارالمہام صاحبان سابق کو رہے تھے۔ انگریزی دفتر موجودہ مدارالمہامی کی بجائے خیر مجسم صاحب **چیف سکرٹری** بہادر بالقابہ کے ماتحت ہوا جنکی پسندیدہ خدمات اور عام اخلاق اور ملنساری اور ہر ایک کی توضع سے خاطر داری اور سنجیدہ مسلک اور صاف روش میں فرائض متعلقہ کی انجام دہی تمام لوگوں اور اعلیحضرت مرحوم کے دلمیں ایسا عزت و وقار رکھتی تھی کہ انکی نظیر ڈھونڈے نہ ملیگی۔ پرائیوٹ سکرٹری کے عہدہ کے لئے عالیجناب **صاحبزادہ سید محمود علیخانصاحب** بہادر کا انتخاب کرنے میں اعلیحضرت مرحوم نے جس دانشمندی اور نکتہ بانہ فراست کا اظہار فرمایا تھا اسکی ہوشمند پبلک کو بڑی قدر ہے آپنے اپنی قابلیت و صلاحیت ذاتی سے جو ناموری اپنے فرائض کی انجام دہی میں حاصل کی وہ اظہر من الشمس ہے۔ اعلیحضرت مرحوم تادم واپسین اپنی ان جمع کردہ جواہر غالیہ کی ایسی ہی حفاظت فرماتے رہے جیسی ایک قدردان و ماہر کامل جوہری کو کرنی ضروری تھی۔ الحمدللہ کہ یہ تمام وزرائے حکومت اسوقت تک بدستور بنہایت خیروخوبی اور

زمین کا بستر ... دوستی میں اپنے قرابتی انجام دے رہا کرتا تھا۔

اعلیٰحضرت مرحوم کو اپنی حیات میں بعض خاص خاص تفکرات سے بھی دوچار ہونا پڑا لیکن آپ نے نہایت دانشمندی سے ان تفکرات کا مقابلہ کیا اور بالآخر آپکی تدبر اور بلند نظری سے نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ اعلیٰحضرت مرحوم چونکہ مذہباً شیعہ تھے اسلئے آپکے عہد حکومت میں مراسم عزاداری سید الشہدا حضرت شہید کربلا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اور اس سلسلہ میں بعض بعض شعبوں کو بہت ترقی و اشتہار دور دور حاصل ہوا۔ اور تعزیہ داری نے یہاں تک ترقی کی کہ لوگ اسکے جلوس وغیرہ دیکھنے دور دور سے آیا کرتے تھے اور رامپور عزاداری کا مرکز بن گیا تھا۔

اعلیٰحضرت مرحوم کو خدا نے اولاد سعید عطا فرمائی۔ صاحبزادیوں کے علاوہ اسوقت تین صاحبزادگان والاشان مرحوم کے حقیقی معنی میں نیک یادگار اور ہماری تسکین اور ہمارے مجروح دلوں و غمزدہ قلوب کی ڈھارس کیلئے رعایا کے سروں پر سایہ افگن ہیں۔ (۱) عالیجناب معلی القاب اعلیٰحضرت حضور پر نور ہز ہائنس عالیجاہ فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامرا نواب سید رضا علی خاں صاحب بہادر مستعد جنگ فرمانروائے ریاست رامپور دام اقبالہم وملکہم۔ (۲) عالیجناب صاحبزادہ سید جعفر علی خاں صاحب بہادر (۳) عالیجناب صاحبزادہ سید محمد سعید الظفر ... خاں صاحب بہادر۔ اور یہ تینوں حضرات ماشاء اللہ تعلیم یافتہ نوجوان صاحب اہل و عیال ہیں۔

اعلیٰحضرت مرحوم نے اپنی حیات میں خاندان شاہی کے ہر جزوی و کلی معاملات ... کو نہایت استحکام ... سے طے فرما دیا تھا کہ آیندہ کسیکو کسی سے کسی قسم کی بے اطمینانی کا امکان باقی نہ رہے۔

اعلیٰحضرت مرحوم کی شاہانہ مہمانداریاں اور حکومت انگلشیہ کے جلیل القدر اراکین کی لاکھوں روپیہ کے مصارف کر کے دعوتیں اور جلسے ... اور مشاہیر ارباب فضل و کمال کی خوشنودیاں اور سال کے بارہ مہینے مہمانوں سے بھرا رہنا کون ہے جسکو معلوم نہیں اور کسکو علم نہیں کہ خوان خاص سے روزانہ خاصہ بر سر قدر و منزلت ... دربار کے اصحاب و مہمانان فائز ہوتے تھے۔ اور عام دسترخوان ... انگریزی اغذیہ لطیفہ و ماکولات نفیسہ سے مرتب کیا جاتا تھا حقیقتاً یہ تمام محاسن اخلاق اور شاہانہ جود و نوال ایسے نہیں جنکو فراموش کیا جا سکے ... اب ذات شاہانہ ہم سے مفارقت دائمی اختیار کر چکی ہے لیکن آپکی یاد رامپور کے چپہ چپہ سے تازہ ہوتی رہیگی اور ہر ملک ان احسانات عظیم کو ... شکر و امتنان ...

کے جذبات سے وہ علالت تھی جس نے اعلیٰحضرت مرحوم کی صحت یابی کیلئے دعائیں کرنے میں کوئی موقعہ فروگذاشت نہ کیا لیکن اذا جاء اجلهم کے حکم ناطق کو کوئی ٹالنے والا نہ تھا آخر وہی ہوا جو مشیت ایزدی کو منظور تھا۔ مولیٰ عز و جل سے دعا ہے کہ وہ اعلیٰحضرت کو ایسے بیپایاں ... اور روح کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اعلیٰحضرت مرحوم کے جانشین اعلیٰحضرت ہز ہائنس حضور پر نور صاحب بہادر خلد اللہ ملکہ کو صبر جمیل مرحمت فرمائے ہم نہایت عجز و ادب سے حضرات اصحاب ... موقعوں سے اس عاجزانہ عظیم میں ... ہمدردی کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ خاندان شاہی ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے اور ریاست کو نئے ماہ اعلیٰحضرت کے ظل عاطفت میں ترقیات مزید و عہد جدید سے مالا مال ہو۔ اور رعایا امن و آسائش کی زندگی بسر کرے۔ آمین۔

اعلیٰحضرت سرکار رامپور سے اظہار ہمدردی

اعلیٰحضرت مرحوم کی حادثۂ رحلت سے جملہ ہندوستان کے ہر حصہ میں ... ہو گیا اور ہندوستان کے ہر حصے سے ہمارے حضور پر نور دام اقبالہم وملکہم سے اظہار ہمدردی کیا گیا اور ہنوز کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ہز اکسلنسی حضور وائسرائے و گورنر صوبجات متحدہ اور اعلیٰحضرت حضور نظام ... اور دیگر فرمانروایان ملک کے تار ہائے ہمدردی موصول ہو چکے ہیں۔ اخبارات انگریزی و اردو اعلیٰحضرت مرحوم کی خبر وفات ایسے جوڑے ماتمی ارٹیکلوں میں شائع کر رہے ہیں اور ہمارے حضور پر نور دام اقبالہم وملکہم سے عام طور سے اظہار ہمدردی کیا جا رہا ہے۔ بعض ایڈیٹر صاحبان اخبارات خود آ کر اظہار ہمدردی کر کے چلے گئے۔ بہت سے ہوا خواہان دولت نے قطعات تاریخ وفات لکھے ہیں۔ مولوی حاجی محمد فیاض الدین صاحب فیاض مدرس مدرسہ انوار العلوم رامپور کو تاریخگوئی میں اچھی دستگاہ ہے آپ نے ذیل کا قطعہ لکھا ہے۔

تاریخ منظوم

جو نواب حامد علیخاں بہادر — از این دہر باطل بفردوس شد
زمام حکومت بدست پسر — بسر در منزل بفردوس شد
گذشتہ زہائے شب شنبہ وا — کہ آن شاہ عادل بفردوس شد
بماہ محرم کہ ... بست و دو — ز دنیائے باطل بفردوس شد
جو خیر البشر را بدل داشتہ — ز صحیح بمحمل بفردوس شد
بگویم کہ مدفن شدہ در نجف — بگو ... منزل بفردوس شد
بنالید فیاض و تاریخ گفت — ... وصل بفردوس شد
بہ پیرانہ سالی ... آمد و ... — کہ نواب داخل بفردوس شد

۱۳۵۰

تاریخ منثور

بائے نواب سید محمد حامد علیخان مرحوم

۱۳۴۹ھ

اعلیحضرت سرکار رامپور کی امور جہانبانی کیلئے سرگرمیان

اعلیحضرت حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم نے رجنکی ہر قسم کی تعلیم و تربیت اعلیحضرت مرحوم کے ظل عاطفت مین نہایت اعلیٰ و مکمل پیمانہ پر ہوئی ہی اور جنکو عملی تجربہ اور حکمرانی کی بھی عملی قابلیت حاصل ہی جسکا تابناک ثبوت سابقاً محمد الیہ اعلیحضرت مرحوم کے بعض اہم صیغہ جات ریاست پیش کرنے پر دیکھے گئے ہیں) اعلیحضرت مرحوم کے رسوم کے دوسرے ہی روز سے صیغہ جات ملکی کے تئے اپنی قابل رشک توجہات کا آغاز فرمادیا ہی۔ چونکہ ماشاء اللہ اعلیحضرت فطرتاً بیدار مغز و انصاف پسند واقع ہوئے ہین اسلئے حضور پر نور کی طبع مبارک اپنی رعایا کی ہمدردی اور بہبود ریاست کے جذبات مین سرشار ہی جوش اندازِ مستقبل کو زبانِ حال سے بیان کرتی اور پکار پکار کر کہہ رہی ہی کہ ریاست وہ ترقی کریگی جسکا لوگون کو وہم و گمان بھی نہین۔ اعلیحضرت حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم اپنے نہایت نیکنام والد ماجد مرحوم کی طرح تاج برطانیہ اعظم کے سچے دلی اور حقیقی معنی مین وفادار ہین اور زندگی کے ہر لمحہ مین تاج کی حفاظت کیلئے سینہ سپر رہنے کے نہایت مبارک جذبات رکھتے ہین اسلئے ہم تمام قوم و ملک کی جانب سے اپنے جوش ازدیادِ اقبال فرمانروا اعلیحضرت حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم کو ان کی آبائی و اجدادی مسند حکومت پر متمکن ہونے کی انتہائی عقیدت و مسرت سے مبارکباد گزارش کرتے اور دعا کرتے ہین کہ مولیٰ عزوجل حضور انور کے عمر و اقبال اور جاہ و جلال مین یوماً فیوماً ترقی فرمائے اور حضور انور کے عہد حکومت مین ریاست ترقیات کاملہ کی سرمایہ دار ہو۔ اور عالیجناب مرشد زادۂ آفاق نواب سید مرتضیٰ علیخان صاحب بہادر ولیعہد ریاست طال اللہ عمرہ پر حضور کا سایۂ کرامت تا دیر دراز ہو۔ اور چمنستان عزو نعمت ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے آمین۔

جشن مبارکباد کیلئے مادۂ تاریخ کی تلاش کی تو مادہ ہائے تاریخی حسب ذیل برآمد ہوئے

ملکِ سلطنت مبارکباد

۱۳۴۹ھ

اعداد مادہ عیسوی یہ استخراج ہوا

عروج افزا اقبال شاہی

۱۹۳۰ء

آخر مین ہم اپنے مولیٰ عزوجل سے یہی دعا کرتے ہین کہ اگر مالک لایزال کی مشیت میں ہمارے حق میں بہتر ہو تو ہمارے نئے فرمانروا خلد اللہ ملکہ کے ظل عاطفت مین اخبار ابھی مشکلات گوناگون سے آزاد ہو سکے جنکی وجہ سے اپنی بے لطفی بطور ختم کرے اور کسی ترقی کی منزل پر فائز ہو۔

احکام اجلاس ہمایون حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

اعلیحضرت حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم کے مسند نشین ہونے کے بعد جو احکام اعلیحضرت ممدوح الیہ کے ابتک درج گزٹ ہوئے ہین حسب ذیل ہین۔

حکم اجلاس ہمایون بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم واقع ۲۳ جون سنہ ۱۹۳۰ء بنظر مناسب حکم ہوا کہ خانصاحب سعادت علیخان سب انسپکٹر کوتوال شہر مقرر کئے جائین۔ آئندہ کو دو انسپکٹر حلقہ رہین گے۔ حلقہ نمبر ۱ مین صاحبزادہ سید فدا علیخان بہادر اور حلقہ نمبر ۲ مین شرف الدین خان (کوتوال حال) انسپکٹر مقرر کئے جائین۔ کاغذ بغرض اجراء احکام صاحب سکرٹری بہادر صنعت و حرفت کے پاس مرسل ہو۔

حسب الحکم دستخط صاحب سکرٹری بہادر

حکم اجلاس ہمایون بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم واقع ۲۳ جون سنہ ۱۹۳۰ء بنظر مناسب حکم ہوا کہ منشی صدیق علیخان اسسٹنٹ الکٹرک انجنیر مقرر کئے جائین۔ تنخواہ وہی ملیگی جو پہلے ان کو ملتی تھی۔ بغرض اجرا احکام صاحب سکرٹری بہادر صنعت و حرفت کے پاس مرسل ہو۔

حسب الحکم دستخط صاحب چیف سکرٹری بہادر

حکم اجلاس ہمایون بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم واقع ۲۳ جون سنہ ۱۹۳۰ء ہز ہائینس میجر جنرل عالیجاہ فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامراء نواب سر سید محمد حامد علیخان بہادر مستعد جنگ جی سی ایس آئی جی سی آئی ای جی سی وی او اے ڈی سی مرحوم مغفور کا لقب مبارک (جنت مکان) قرار پایا ہی۔ حکم ہوا کہ احکام ضابطہ جاری ہون اور درج گزٹ ہو اور ایک نقل دار الانشا کو مرسل ہو۔

حسب الحکم دستخط صاحب چیف سکرٹری بہادر

روبکار اجلاس ہمایون بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم واقع ۲۴ جون سنہ ۱۹۳۰ء ابد دولت کی والدہ ماجدہ کا لقب "حضور عالیہ" قرار دیا جاتا ہی حکم ہوا کہ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہون۔ ایک نقل دار الانشا کو مرسل ہو اور مندرج گزٹ ہو۔ ایک نقل خزانہ کو مرسل ہو۔

حسب الحکم دستخط صاحب چیف سکرٹری بہادر

روبکار اجلاس ہمایون بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم واقع ۲۵ جون سنہ ۱۹۳۰ء کپتان عبد الحمید ایڈی سی کی موجودہ تنخواہ مین پچاس روپیہ ماہوار کا اضافہ منظور کیا جاتا ہی کیونکہ وہ اس ہولڈ ڈیپارٹمنٹ مین کام لیا جائے۔ حکم ہوا کہ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہون۔

حسب الحکم دستخط صاحب چیف سکرٹری بہادر

انشاء اللہ تعالیٰ اسیطرح ہر ہفتہ دبدبۂ سکندری کے کالمون مین اعلیحضرت حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم کے احکام اجلاس ہمایون اس تواتر سے شائع ہوتے رہینگے کہ ان صفحات کو ناظرین کے احکام شائع کرنے سے کبھی دریغ نہ ہوگا۔

ہز ہائینس نواب صاحب مرحوم ٹونک کا ماتم ریاست رامپور میں

ہر سحر طائران خوش الحان | پڑھتے ہیں کل من علیہا فان

اس المناک اطلاع کے موصول ہونے پر کہ جناب امین الدولہ وزیر الملک ہز ہائینس نواب سر حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای فرمانروائے ریاست ٹونک کا جو ہندوستان بھر میں ایک سب سے زیادہ عمر فرمانروا تھے انتقال ہوگیا ہمارے حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم نے بنظر تعلقات اتحاد و وداد دیرینہ سرکار فرمانروائے حال سے اس حادثہ پر اظہار ہمدردی فرمایا اور ۲۵ جون کو ہز ہائینس مرحوم کے ماتم میں تمام محکمہ جات دفاتر سرکاری کو عام تعطیل دی اور شہر بھر میں مکمل ہڑتال رہی۔ ہم عالیجناب امین الدولہ وزیر الملک ہز ہائینس نواب حافظ محمد سعادت علیخان صاحب بہادر صولت جنگ فرمانروائے حال ٹونک سے اس جانکاہ صدمہ میں اظہار ہمدردی کرتے ہیں حقیقتاً نواب صاحب مرحوم کی ذات مجموعہ صفات نہ صرف ٹونک بلکہ من حیث القوم ہندوستان بھر کے مسلمانوں کے لئے موجب افتخار تھی۔ مولیٰ عزوجل سرکار مرحوم کی جو ماہ جولائی ۱۸۶۷ء سے ہمارے تاجدار کے سرپرستوں میں تھے مغفرت فرمائے اور سرکار فرمانروائے حال کے ظل عاطفت میں ریاست ٹونک کو ترقیات کی بخشش اور برکات سے مالا مال کرے آمین

عالیجناب صاحب منیر ریونیو سکریٹری بہادر کا ایک قابل قدر کام

عالیجناب صاحبزادہ محمد عبد المجید خان صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای منیر ریونیو سکریٹری کو خدا تعالیٰ نے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی تکمیل کے لئے ایسا اچھا دماغ عطا فرمایا ہے جس کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ ابھی حال میں قریب ہی میں آپ کے فنڈ رفاہ کاشتکاران کا ذکر ان کالموں میں پڑھا ہوگا۔ یہ فنڈ اب مہیا ہو کر اپنے مفید فوائد سے ان کاشتکاروں کو جو بیچارے بجز اپنے بقالوں کے ہاتھوں مفلوک الحال اور انتہائی طور پر پریشان رہا کرتے تھے۔ ہم کو ذاتی طور پر تجربہ ہے کہ اکثر کاشتکار اپنی ضرورت کے وقت مہاجنوں سے دو روپیہ فی صدی سود پر روپیہ لیا کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ مختصر الیہ کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے کہ اس بلائے عظیم سے رامپور کی زراعت پیشہ رعایا کو نجات دلا دی اب ہر کاشتکار تو ستاجر کی ذمہ داری پر ہر تحصیل سے ہر وقت اپنی ضرورت کے لئے صرف ۱۲ فیصدی سود پر روپیہ حاصل کرسکتا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ اس مفید عام کام کی خبر [illegible] دیکھ کر [illegible] بہترین خیر سگالی کا اعتراف

کرتے ہیں صاحب ممدوح الیہ نے بڑا عالیشان بنگلہ اور زمین کا بنا رکھا ہے اگر یہی سلسلہ جو آپ نے قائم فرمایا ہے قائم رہا تو ریاست کے علاقہ کی آبادی میں ابھی بہت اضافہ ہوگا اور کاشتکار [illegible] نہ رہیں گے

حسرت مرگ جوان و نوجوان رہی ہے

افسوس ہمارے دیرینہ مکرم جناب منشی محمد سعید الدین خان صاحب نائب [illegible] علاقہ ریاست رامپور کے [illegible] نوجوان فرزند محمد عزیز خان عرف ننھے میاں نے تقریباً ڈیڑھ ماہ بیمار رہ کر مطابق ۳ جولائی ۱۹۳۰ء بروز پنجشنبہ کو سہ پہر کے وقت انتقال کیا مرحوم ایک سعید اور اکتساب علوم کے شائق نوجوان تھے لیکن مشیت ایزدی میں ان کی اتنی ہی عمر تھی منشی صاحب موصوف نے جو اپنی محبت و توجہات کا مرکز [illegible] ہر قسم کی سعی علاج میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی [illegible] والدین کی آنکھوں کا تارا [illegible] اعزا و اقربا کے علاوہ سب احباب کو بے انتہا رنج و الم ہے [illegible] اس صدمہ جانکاہ کو [illegible] میں اس امانت الٰہی کو سپرد خاک کر آئے ہم اس حادثہ میں آپ سے اور آپکے تمام خاندان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور مرحوم کی مغفرت کیلئے دست بدعا ہیں

رویت ۲۹ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ یوم جمعہ کو بعد شام صفر کا چاند دکھائی دیا اور یکم صفر ۲۸ جون یوم شنبہ کو قرار پائی۔

عرس شریف حضرت جناب مولانا حافظ شاہ جمال اللہ صاحب حنفی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا ۲ صفر کو حضرت کی مشہور و معروف خانقاہ میں حسب معمول [illegible] عرس شریف ہو سکے گا [illegible] منشی صاحب خانقاہ کے حسن اخلاق سے سب زائرین خوش و خرم رہے۔

بارش کے لئے ۱۵ جون سے پیاسوں کی آنکھیں آسمان کو تکا کرتی تھیں اس اثنا میں ایک دو بار بادل آئے لیکن پھر وہی گرمی [illegible] دکھائی۔ ۲۶ جولائی کی شب کو پھر بارش ہوئی الحمد للہ [illegible] دو پہر کے ۱۲ بجے شدت سے بارش ہو رہی ہے۔

جناب مولوی حافظ احمد علی خان صاحب [illegible] سے طبیعت [illegible] حضرات قارئین کرام آپ کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں [illegible]

اطلاع نامہ حسب آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بحکم جناب محمد قمر شاہ خان صاحب بہادر بیرسٹرایٹ لا جوڈیشل سکریٹری ریاست رامپور
عــ نگرانی صیغہ دیوانی (مہر عدالت)

(دستخط) وحید الدین احمد خان پیشکار۔ العبد محمد یار خان اہلمد

بشیر احمد مدعی سائل بنام مولوی عبد الحنان خان ولد مولوی عبد الرحمن خان قوم پٹھان ساکن رامپور محلہ ٹھوٹر فریق ثانی

نگرانی بنارامی حکم عدالت دیوانی مورخہ ۵ فروری سنہ ۱۹۳۰ء مقدمہ [illegible] بدعوی تقسیم حصہ فرائضی دوکانات و مکان [illegible] بنام مولوی عبد الحنان خان وغیرہ مولوی عبد الرحمن خان قوم پٹھان ساکن رامپور محلہ ٹھوٹر فریق ثانی

بمقدمہ مندرجہ عنوان معلوم ہوا کہ مولوی عبد الحنان خان فریق ثانی دانستہ تعمیل اطلاع نامہ سے گریز کرتا ہے لہٰذا بذریعہ اطلاع نامہ ہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ بتاریخ ۱۲۔ اگست سنہ ۱۹۳۰ء بوقت مقررۂ عدالت۔ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی و پیروی مقدمہ ہذا کی کرو۔ ورنہ تمہارے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں آئیگی۔

آج بتاریخ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء عدالت ہذا کے حکم اور مہر عدالت ہذا سے جاری ہوا۔

خلاصہ خبرین

گزٹ آف انڈیا کی غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ صوبہ دہلی میں خلاف قانون ترغیبات کے آرڈیننس کا نفاذ کردیا۔

ہولناک زلزلہ کلکتہ سے ۳ جولائی کو تار آیا کہ زلزلہ کی وجہ سے کلکتہ میں جو نقصان ہوا اسکی تفاصیل موصول ہونا شروع ہوگئی ہیں۔ عدالت العالیہ کلکتہ کی عمارت کو شدید نقصان ہوپہنچا۔ صدر دروازہ پر جو برج ہیں ان کی چھتری گری اور ساری دیواریں ہل گئیں۔ علی الخصوص جج صاحبان کے کمروں کو بہت سخت نقصان ہوپہنچا۔ [illegible] گر پڑا تھا اور جنوبی حصہ کی دیوار زمین میں دھنس گئی تھی۔ کلکتہ ۳ جولائی آج صبح دو بجکر [illegible] بیان وارد ہوا [illegible] جھٹکا دو منٹ تک محسوس ہوتا رہا۔ اسکے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی بھی آواز سنائی دی۔ علی پور کے رصدگاہ کے آلات بگڑ گئے اور زلزلہ کا جھٹکہ محسوس ہونے کے بعد کی کیفیت معلوم نہیں ہوسکی۔ بمبئی کی رصدگاہ کی اطلاع کے بموجب پایا جاتا ہے کہ زلزلہ مغربی آسام سے شروع ہوا تھا جہاں اسکا جھٹکا شدید طور پر محسوس ہوا ہے۔ بنگال اور آسام کی دوسری رصدگاہوں سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے۔ گوہاٹی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۲ بجکر ۲۰ منٹ اور ۲ بجکر ۲۵ منٹ کے درمیان وہاں شدید زلزلہ کا جھٹکہ نو بار محسوس ہوا جس سے متعدد عمارتوں کو نقصان پہونچا۔ تمام برقی تار ٹوٹ گئے اور زلزلے کے پہلے جھٹکے سے جو چار منٹ تک جاری رہا بہت سے اشخاص مجروح ہوئے۔ خفیف جھٹکے ابھی تک محسوس ہو رہے ہیں۔ شیلانگ کی اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ وہاں بھی ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر شدید زلزلہ آیا جس کے بعد ہر منٹ کے بعد خفیف جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ ملک کے اس حصہ میں پہلے کبھی ایسا زلزلہ نہیں آیا۔ ایسٹرن بنگال ریلوے کے پل ٹوٹ گئے۔ اور لائن کو نقصان پہونچا۔ دو سیکشنوں کے علاوہ باقی تمام جگہوں پر سست اور باحتیاط رفتار سے گاڑیوں کی رفتار جاری ہے گولک گنج امین گاؤں سیکشن پر اپ اور ڈاون آسام میل اور [illegible] گاؤں کی مسافر گاڑیاں رات کے وقت نہ چلیں گی لیکن امید کی جاتی ہے کہ کل آمد و رفت باقاعدہ شروع ہوجائیگی برقی تار خراب ہوجانے کی وجہ سے کوئی خبر بھیجنی مشکل ہے۔ سراج گنج سے بھی صبح تین اور ساڑھے چھ بجے کے درمیان دو بار زلزلہ آنے کی اطلاع ملی ہے لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔ کلکتہ سے بھی کسی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی لیکن بہت سے اشخاص بستروں سے نیچے گر پڑے۔ متعدد اشخاص اپنے مکانوں سے نکل آئے اور صبح تک باہر میدان میں ٹھہرے رہے۔ ۴۔ جولائی کو کلکتہ سے تار آیا کہ ریلوے کے ۲۵ پلوں کو شدید نقصان پہونچا ہے جسکی وجہ سے گاڑیوں کی آمد و رفت دو ہفتہ کے لیے بند ہوگئی ہے۔

کل گوہاٹی میں ½۲ بجے صبح سے ½۸ بجے صبح تک زلزلے کے ۴ شدید جھٹکے محسوس ہوئے ۱۸۹۷ء کے بعد سے بنگال میں ایسا شدید زلزلہ کبھی نہیں آیا۔ کلکتہ سے کسی شخص کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں موصول ہوئی۔ گورنمنٹ ہاؤس کی متعدد محرابوں کو خفیف نقصان ہوپہنچا۔ عدالت العالیہ کی عمارت کئی جگہ سے چٹخ گئی۔

دہلی میں بم پھٹ گیا دہلی سے ۳ جولائی کا تار مظہر ہے کہ صدر بازار میں ایک شراب کی دوکان کے سامنے بم پھٹ گیا جس سے ایک راہگیر زخمی ہوا جسے ہسپتال پہونچا دیا گیا۔ پولیس نے بم کے ریزے جمع کئے۔ بم خطرناک قسم کا معلوم ہوتا ہے۔ بم کا پھٹنا ایک پراسرار واقعہ ہے۔ پولیس مصروف تفتیش ہے ہنوز کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔

شملہ سے ۳ جولائی کو تار آیا کہ آج مسٹر فشر پیرک ایجنٹ گورنر جنرل نے [illegible] کی تحقیقات کو ختم کردیا [illegible] پیرک کی رپورٹ جس وقت تیار ہوجائیگی تو وائسرائے کی خدمت میں پیش کردیجائیگی۔

لطف سخن

کلام الملوک ملوک الکلام

سلام نذر امام عالی مقام شہید کربلا

از تصنیف لطیف اعلیحضرت خسرو اقلیم سخن بندگان اقدس و اعلیٰ نظام الملک میر عثمان علی خان بہادر فرمانروائے دکن خلد اللہ ملکہ

ضیائے چشم رسول خدا سلام علیک
ذبیح سوختہ جان کنار رود فرات
یہ جبر ذات تو عہد ازل لغزش [illegible]
ہزار تشنہ میدان شمار تشنہ بست
بخونِ شہید درین جان نثار [illegible]
شہید راہ کرامت و دولت توحید

سر برید خاطر خیر النسا سلام علیک
شہید خنجر کرب و بلا سلام علیک
بہ غلغلۂ شہود عہد و رضا سلام علیک
ہزار زیست بہ فرقت فدا سلام علیک
غریب [illegible] آشنا سلام علیک
تو صید بزم [illegible] شہا سلام علیک

یہ ورد داشت شہادت ہر برہان عثمان
نجات باشد ترا خواں بسا سلام علیک

انگریزی راج سے ہندوستان کو کیا ملا؟

رشحات کلک جناب سید محمد نصیر [illegible] صاحب۔

ملکوں میں اسی راج کے [illegible] اس ملک میں تعلیم کی وسعت ہوئی [illegible] جیسا عقل و حکمت کے بڑھانے کو قانون قانونوں کی قوت کو ہوا اس جہان تھی جو ہم بادشاہ نام ملکی [illegible] بیٹھیوں سے غنی کے گوکر جو ستمگر وہ ماہر ہی کہ [illegible] شان تھی حقیقت وقت تھی بڑی لگے زمانہ میں سفر کی لڑکیوں دو بنا میں کر جو یاد وہ گذر [illegible] دریا کے سفر میں تھی بہت سے مصیبت باعث ہو کہ کوئی جا سکتا تھی اس برسوں میں ہزاروں کی [illegible] کیا ایسی تھی راحت جو ہر صنوں کی کس کو [illegible] جہان کو [illegible]

اللہ رے ستم جلوہ نما جتنا تو ہر بزم پیدا ہوئے ہر قوم میں آثار ترقی بعض ان میں اوسط ہوئے [illegible] سب جھگڑے بڑے ترقی گئے [illegible] نفرت ہوئی ان لوگوں کو [illegible] ان کو وہ [illegible] ابہار دونوں کو کوئی [illegible] شہروں [illegible] گذشتہ [illegible] ایجاد ہوئی ریل جو [illegible] ہوائے جہاز ایسی جو پہنچاتے [illegible] [illegible] تو [illegible] ہوئی آسان اک جگہ میں تھی جو خبر تار یہ اُن کو [illegible] شفا خانے [illegible] خوش ہوتے ہیں جسکو [illegible]

عشرت کے نزاہت کے وسائل [illegible]
اس دور میں حکمت کی ہوئی [illegible]
اللہ سلامت رکھے اس شاہ کو دائم
اے بندے کہ بیدار دلوں [illegible]
ان افسروں کا حکم بجالانا ہے لازم
کہتا ہے تمنؔ شاہ کو اللہ کا سایہ
جن لوگوں نے یہ بول تو [illegible]

جو بادشہ وقت کو سمجھے خرم و شاداں
ہر کام کو آسانی سے کرنے لگے انسان
اور ہند میں یہ راج ہمیشہ رہے قائم
ہر شئی کی اطاعت سے جو ہوتا کبھی باہر
ہوتے ہیں شہنشاہ کی جانب سے جو حاکم
دنیا میں ہے جو بادشہ وقت کا پایا
پاوینگے اطاعت کا فرشتا در ہمیشہ

ہوش میں آ اللہ کے بندے

نام و نمود اور جاہ کے بندے
ملک کے قیدی شاہ کے بندے

اپنی ثنا کے واہ کے بندے
مال و زر و تنخواہ کے بندے

ہوش میں آ اللہ کے بندے

آخر عز و شان یہ کب تک؟
دو دن کے ارمان یہ کب تک؟

دنیا کے سامان یہ کب تک؟
غیروں کے احسان یہ کب تک؟

خطرہ میں ایمان یہ کب تک؟

خواہش عزت و شوکت تا کے؟
حرص و محبت دولت تا کے؟

نام و نمود اور شہرت تا کے؟
غافل آخر غفلت تا کے؟

دنیا تا کے الفت تا کے

آنکھیں کھولو ہوش میں آ جا
غفلت غفلت میں سب کھویا

دنیا کب تک یہ جھگڑا
دیکھ وہ سورج نکلا

پیارے آٹھ جا پیارے اٹھ جا

بس اب دل کی صفائی کر لے
چلنا ہے تو زاد سفر لے

کچھ سمجھے کی بھی تو خبر لے
دوزش پہ اپنا گھر لے

ان ہاں موت سے پہلے مر لے

غزل

از نتیجۂ فکر اشفاق حسین خان مشتاق [illegible]

پاس آیا مرے اس [illegible] کا خط
خط پیشانی کو پیشانی پہ لکھا [illegible]
غیر کے خط میں جو اس نے مجھے [illegible]
اسکی قسمت کا لکھا بھی کبھی [illegible]
نامہ گیا آتا ہے اک دفتر آتا ہے
بھول دو دن کے لئے [illegible]
دل میں جو شوخ [illegible]
دیکھنے والے کو صورت نظر آجاتی ہے
دختر رز کی زبان [illegible]
خط گلزار بنا [illegible]

دل ہوا صاف تو [illegible] کا خط
یہ قدرت سے بنایا [illegible] کا خط
جو خوشی کا تھا ہوا [illegible] کا خط
ذرے ہو جائیگا [illegible] کا خط
اب تو دیتا ہے مجھے [illegible] کا خط
نام کس کے [illegible] کا خط
صاف ہوتا ہے جو [illegible] کا خط
کس قدر صاف [illegible] کا خط
جو بنا ہے [illegible] کا خط
[illegible] کا خط

شیطان اور انکی امان کا انتقال

ذیل کے کون سے شیطان ہیں جو ہماری جسمانی اور روحانی طاقتوں کو چوس چوس کر ہمیں مریض و بیمار بنائے ہیں
سنئے وہ یہ ہیں۔ جریان۔ احتلام۔ خون اور منی کی خرابی و کمی باہ جو ہیں ان قبض اور بدہضمی سے پیدا ہو کر ہمیشہ ان کی پرورش کیا کرتے ہیں۔ ان شیطانوں کی امان اپنے بچوں کے ساتھ جہنم میں بھیجی جائیگی اور کسی کو بھی ان سے دہشت نہ رہیگی کیونکہ لوگوں میں روز مرہ آمیگر بنگ وہ گولیاں جنکا استعمال بہت قبض بدہضمی خون و منی کی خرابی اور کمی باہ جریان احتلام۔ سرعت انزال۔ رقت منی وغیرہ وغیرہ سے نجات حاصل کرکے جسمانی اور روحانی طاقتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ قیمت بالکل کم فی ڈبیہ ۳۲ عدد گولیاں جو ۱۶ یوم کے لئے صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ)

طلا واجی کرن

ایسے اشخاص جنکو بد عادت کی وجہ سے بیرونی نقائص پیدا ہو گئی ہوں اور نامردی کی دقت آگئی ہو اونکے لئے بیبی علاج صرف ایک ہفتہ کے اندر جملہ نقائص دور ہو کر پوری طاقت مردمی پیدا ہو جاتی ہے۔
قیمت فی شیشی پانچ روپیہ (صہ)

قبض کشا گولیاں

رات کو سوتے وقت دو گولیاں کھانے سے صبح صاف پاخانہ آکر پیٹ صاف جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ معدہ کو ذرا بھی ضرر نہیں پہنچتا۔
قیمت ۳۲ گولیاں ۸ر علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

ویدشاستری مالک آتنگ نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

مجربات جیلانی جلد اول و دوم

مقبول عالم دلپسندیدہ حکیم حاجی خواجہ غلام جیلانی صاحب رئیس امرتسر نے بخل کو بالائے طاق رکھ کر اپنے خاندان کے مجربات صدری و اسرار نیز چالیس سالہ ذاتی تجربات کا جو سر کتابوں میں بیچ و کھدیا ہے اور ایک لاانتہا صدری نسخے درج کئے گئے ہیں جنکو طبیب عام طور پر اپنے سینہ کے صندوق میں مقفل رکھتے ہیں۔
حکیم صاحب کے خاندان میں صدیوں سے طب چلی آتی ہے۔ تمام طبیب و غیر طبیب اس نادر تالیف سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں قیمت جلد اول ۱۲ر جلد دوم عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

حکیم سید عباس علی منیجر دواخانہ مجربات جیلانی امرتسر

سلطانی منجن

جناب حکیم سید محمد صاحب قبلہ لکھنوی ایک خاندانی طبیب ہیں آپنے یہ سلطانی منجن مرکب کیا ہے جو دانتوں کے کل امراض کے لئے مفید ہے۔ حتی کہ پیریا کے لئے بھی شفا بخش ہے اسکے استعمال سے دانت نہایت آبدار ہو جاتے ہیں۔ اور منھ میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔
فی ڈبیہ چار آنہ ڈبیہ کی قیمت ہے۔ تاجروں کے واسطے خاص رعایت۔
ملنے کا پتہ منیجر دار الصحت سرائے معالیخان لکھنو

[illegible]

مطبع حسنی ریاست رامپور میں حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خان صاحب مرحوم باہتمام محمد فضل حسن صاحب بریلوی ایڈیٹر و منیجر و پرنٹر چھپا اور منشی محمد امیر حسن خان صاحب بریلوی و منشی صابر حسن خان قادری نے مشتہر کیا